بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ نمبر ۱۷

قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۰ | ۱۷ ماہ احسان ۱۳۲۱ ھش | ۲ جمادی الثانی ۱۳۶۱ ھ | ۱۷ ماہ جون ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۳۸

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ احسان ۱۳۲۱ ھش سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۱۰ بجے شب یہ اطلاع ملی ہے کہ حضور کو پیچش کی تکلیف سے آرام ہے لیکن نقرس کے دورہ کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔ ثم الحمد للہ۔

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے شیخ نذیر احمد صاحب ڈار انسپکٹر پولیس ایسٹ افریقہ کا نکاح رشیدہ بیگم بنت میاں سراج الدین صاحب مرحوم قادیان سے [illegible] روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز سکول نے آج [illegible] ملک صلاح الدین صاحب ابن ماسٹر نواب الدین صاحب مرحوم کی دعوت ولیمہ دی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہ نوازش شمولیت فرمائی۔ اور دعا کی۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

خطبہ جمعہ

ہر بات کیلئے اسلام نے جو قانون مقرر کیا ہے اس کی پابندی کرنی چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۲ جون ۱۹۴۲ء

مرتبہ: شیخ رحمت اللہ صاحب۔ شاکر

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دنیا میں جب سے انسان اکٹھے رہنے لگے ہیں۔ انہوں نے اپنے لئے

کچھ قوانین

بنانے کی کوشش کی ہے۔ کوئی ملک ہو کوئی قوم ہو۔ خواہ وہ تمدن کے اعلےٰ مقام پر ہو۔ اور خواہ تمدن کے ادنےٰ مقام پر ہو۔ اس میں کوئی نہ کوئی قانون جاری ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ جن قوموں میں حکومت نہیں پائی جاتی۔ بلکہ طوائف الملوکی پائی جاتی ہے۔ ان میں بھی رسم و رواج کے طور پر

کوئی نہ کوئی قانون

ضرور ہوتا ہے۔ مثلاً اس زمانہ میں ہندوستان کی سرحد پر بعض قبائل آباد ہیں۔ جن کا کوئی بادشاہ نہیں۔ ہر شخص آزاد ہے اور اپنی مرضی سے جو چاہے کرتا ہے مگر ان میں بھی بعض قانون۔ رسم و رواج کے طور پر مقرر ہیں۔ مثلاً اگر کوئی قتل ہو جائے۔ تو دستور مقرر ہے۔ کہ کس طرح بدلہ لیا جائے۔ خاص خاص رشتہ داروں کو بدلہ لینے کا حق ہے جھگڑے چکانے کے لئے پنچائتیں ہوتی ہیں۔ کچھ دستور اور رواج ہیں۔ جن کے مطابق وہ باہمی فیصلہ کرا دیتے ہیں۔ ایک زمانہ میں

عرب میں

بھی طوائف الملوکی تھی۔ باہمی جھگڑے چکانے کے لئے کچھ انتظامات تھے۔ مکہ کا کوئی بادشاہ تو نہ تھا۔ مگر وہاں بھی لوگوں کے لئے کچھ قوانین مقرر تھے۔ مثلاً یہ کہ جب کوئی شخص کسی ایسے شخص کو جسے قوم قومی مجرم قرار دیتی تھی۔ پناہ دے دیتا۔ تو جب تک اس شخص کے ساتھ تصفیہ نہ کیا جائے۔ جس نے اسے پناہ دی ہے۔ اس وقت تک لوگ اسے دکھ نہ دیتے تھے۔ اور اس کی آزادی میں روک نہ ڈالی جاتی تھی۔ عام طور پر تو کوئی قانون وہاں نہ تھا۔ مگر رسماً بعض ایسے قوانین رائج تھے

جب اسلام ظاہر ہوا

تو مکہ کے لوگوں نے مسلمانوں کو قومی مجرم قرار دے دیا تھا۔ اور اس وجہ سے ان کو مارنا۔ دکھ دینا۔ حتےٰ کہ قتل کر دینا ان کے نزدیک کوئی بری بات نہ تھی۔ اسی سلسلہ میں جب کفار نے مسلمانوں کو زیادہ تکالیف دینا شروع کیں۔ تو

حضرت ابوبکر رضؓ

نے خیال کیا۔ کہ مکہ سے باہر کسی دوسرے قصبہ یا گاؤں میں چلا جاؤں۔ چنانچہ وہ تیار ہو کر باہر جا رہے تھے کہ مکہ کا ایک رئیس انہیں رستہ میں ملا۔ اور کہا۔ کہ ابوبکر کہاں جا رہے ہو انہوں نے کہا کہ اب اس شہر میں میرے لئے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ لوگ اس قسم کے دکھ اور تکالیف دیتے ہیں۔ کہ آزادی کے ساتھ زندگی بسر کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کسی اور جگہ جا رہوں۔ اس نے کہا۔ کہ تمہارے جیسے نیک آدمی کا مکہ کو چھوڑ کر جانا مکہ کے لئے عذاب ہے۔ میں تمہاری ذمہ واری لیتا ہوں۔ تم باہر نہ جاؤ۔ اس کے کہنے سے حضرت ابوبکر رضؓ واپس آ گئے۔ اور اس رئیس نے

خانہ کعبہ میں آکر اعلان

کر دیا۔ کہ لوگو آج سے ابوبکر رضؓ میری ذمہ واری میں ہے۔ اس کا اعلان کرنا تھا۔ کہ ان کے رسمی قانون کے مطابق باوجود اس کے کہ دوسرے مروجہ قانون کے مطابق مسلمان واجب القتل سمجھے جاتے تھے۔ کسی کا حق نہ تھا۔ کہ حضرت ابوبکر رضؓ کو کچھ کہہ سکے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضؓ مکہ میں رہنے لگے۔ مگر وہ ہر روز اپنے گھر میں اونچی اونچی آواز سے قرآن پڑھتے۔ اور اس سوز و گداز سے پڑھتے۔ کہ نوجوان اور عورتیں سنتے۔ تو یہ اثر محسوس کرتے۔ کہ باتیں تو بہت اچھی ہیں۔ جب لوگوں نے یہ دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضؓ کے قرآن پڑھنے سے ان کے

نوجوان اور عورتیں

متاثر ہوتے ہیں۔ تو وہ اس رئیس کے پاس پہنچے۔ اور کہا۔ کہ تم نے ابوبکر رضؓ کو پناہ دی تھی۔ مگر وہ اونچی آواز سے قرآن پڑھتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہمارے نوجوانوں اور عورتوں کے ایمان خراب ہونے لگے ہیں۔ یہ بات سن کر وہ رئیس حضرت ابوبکر رضؓ کے پاس آیا۔ اور کہا۔ کہ آپ اونچی آواز سے اپنی کتاب پڑھتے ہیں۔ اور اس میں ایسا جادو ہے۔ کہ دوسروں کے ایمان خراب ہونے کا ڈر ہے۔ اور لوگ شکایت کرتے ہیں۔ اس لئے آپ اونچی آواز سے نہ پڑھا کریں۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے کہا۔ کہ میں ایسی پناہ لینے کو تیار نہیں جس میں کہ مجھے اپنے

ایمان اور عقائد

کو چھپانا پڑے۔ میں آپ کی یہ شرط نہیں مان سکتا۔ آپ اپنی ضمانت واپس لے لیں۔ چنانچہ اس نے پھر خانہ کعبہ میں جا کر اعلان کر دیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کہ میں نے ابوبکر کی جو ضمانت دی تھی۔ اسے واپس لیتا ہوں۔ تو اس وقت مکہ میں یہ رسمی قانون تھا۔ حالانکہ وہاں کوئی بادشاہ نہ تھا۔ اور کوئی حکومت نہ تھی۔ کوئی تعزیرات نہ تھیں۔ اور کوئی ہدایت نامہ نہ تھا۔ پھر بھی کچھ رواج تھے۔ جن کے ماتحت کام کئے جاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اہل مکہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کر دینے کا ارادہ کیا تو اس وقت ان کے ذہنوں میں یہ بات آئی۔ کہ مکہ کے رسمی قانون کے ماتحت آپ کے رشتہ داروں کو حق ہوگا۔ کہ

خون کے انتقام کا مطالبہ

کریں۔ یہ کوئی حکومت کا قانون نہ تھا۔ مگر رسمی قانون تھا جس کے مطابق وہ جانتے تھے۔ کہ انہیں قاتل کی جان دینی پڑیگی اور آخر غور کر کے انہوں نے یہ تجویز کی کہ سب قبائل کے نمائندے اس کام میں شامل ہوں۔ تا جب آپ کے رشتہ دار خون کا انتقام لینے کا مطالبہ کریں۔ تو ان کی تائید میں آواز اٹھانے والا کوئی نہ ہو۔ اور اگر آپ کے رشتہ دار انتقام لینے پر مصر ہوں۔ تو ان کو سب قبائل سے لڑنا پڑے گو اللہ تعالے نے ان کی اس تجویز کو بھی ناکام کر دیا۔ اور اپنے فضل سے اپنے رسول کی جان کو بچایا۔ مگر ان کی اس تجویز سے ظاہر ہے۔ کہ وہ اس قانون کی قیمت کو سمجھتے تھے۔

ان کے علاوہ

منظم حکومتیں

ہوتی ہیں۔ جن کے باقاعدہ قوانین ہوتے ہیں۔ بعض قوموں میں مذہبی قوانین ہیں۔ ہندوؤں میں

منو کا دھرم شاستر

ہے۔ اور یہی قانون سمجھا جاتا تھا۔ اور اپنے زمانہ میں ہندو اس کی پابندی ضروری سمجھتے تھے۔ اور اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو اپنے آپ سے باہر سمجھتے تھے۔ پھر یہودیوں کا اپنا قانون تھا۔ بابلیوں کے جو پرانے کتبے ملتے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے بھی قوانین تھے۔ غرض منظم حکومتوں میں زیادہ تفصیلی قوانین ہوتے ہیں۔ اور جہاں طوائف الملوکی ہو وہاں رسمی طور پر بعض قواعد ہوتے ہیں۔ جن کی پابندی اور احترام تمام افراد کا فرض سمجھا جاتا ہے۔ اسی سلسلہ میں اللہ تعالے نے اسلام بھیجا۔ جس نے ہر معاملہ کے متعلق قوانین مقرر کئے۔ ایسے

تفصیلی قوانین اسلام میں

موجود ہیں۔ کہ اور کسی مذہب میں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ جب ہم کھانا کھانے لگتے ہیں۔ تو اسلامی قانون پاس آ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے پہلے ہاتھ دھو لو۔ پھر جب کھانا شروع کرنے لگتے ہیں۔ تو وہ سامنے آ جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ توجہ سے بیٹھو۔ استغنا اور بے پروائی سے کھانا نہ کھاؤ۔ دایاں ہاتھ آگے بڑھاؤ پھر جب ہم کھانے میں ہاتھ ڈالنے لگتے ہیں۔ تو وہ کہتا ہے کہ پہلے بسم اللہ پڑھو۔ پھر جب کھانا کھانے لگتے ہیں تو وہ کہتا ہے دیکھنا حلال کھاؤ۔ اور جب حلال کھانے لگیں تو وہ کہتا ہے۔ کہ طیب کھاؤ۔ اور جب حلال و طیب کھانے لگیں تو اسلامی قانون ہمیں کہتا ہے۔ کہ اسراف نہ کرو۔ ایک حد کے اندر کھاؤ زبان کی لذت کے ماتحت نہ کھاؤ۔ بلکہ بھوک کے مطابق کھاؤ۔ جانوروں کی طرح پیٹ نہ بھرو۔ بلکہ صحت اور عقل کا خیال رکھو۔ پھر جب کھا چکتے ہیں۔ تو

اسلامی قانون

پھر سامنے آ جاتا اور کہتا ہے۔ کہ جس نے کھانے کو دیا۔ اس کا شکریہ ادا کرو اور کہو الحمد للہ۔ پھر ہم پانی پینے لگتے ہیں تو اسلامی قانون سامنے آ جاتا۔ اور کہتا ہے۔ کہ سانس لے لے کر پیو۔ یکدم نہ پیو۔ سانس برتن کے اندر نہ لو۔ پھر جب کھانے سے فارغ ہو چکتے ہیں۔ تو کہتا ہے۔ کہ ہاتھ دھو لو۔ ہم کپڑا پہننے لگیں تو اسلامی قانون پھر ہمیں روک لیتا اور کہتا ہے۔ کہ دائیں طرف سے پہننا شروع کرو۔ اور خدا تعالے کا شکر ادا کر لو۔ جس نے یہ کپڑا عطا کیا۔ جوتا پہننے لگیں تو کہتا ہے اس طرح پہنو۔ اتارنے لگیں تو کہتا ہے اس طرح اتارو۔ پھر جب ہم کام کاج سے فارغ ہو کر گھر میں اپنے بیوی بچوں میں جاتے ہیں

تو وہاں بھی اسلامی قانون ہمارے سامنے آ جاتا اور کہتا ہے۔ کہ فلاں فلاں عورت سامنے نہ آئے۔ فلاں فلاں وقت اپنے بچے بھی سامنے نہ آئیں۔ ہم سونے لگتے ہیں تو کہتا ہے اس طرح سوؤ۔ اٹھتے ہیں تو ہمیں بتاتا ہے۔ کہ اس طرح اٹھو کاروبار کے متعلق بھی وہ ہدایات دیتا ہے۔ کہ کس طرح دیانت ہمت۔ چستی اور عقل کے ساتھ کرو۔ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ قدم قدم پر

اپنے مالک اور آقا سے استخارہ

کرتے رہو۔ جب وہ تمہارے کاروبار میں برکت دے۔ تو اس کا شکریہ ادا کرو اور جب اس کی طرف بلانے کے لئے مؤذن کی آواز بلند ہو۔ تو کام کاج بند کر کے مساجد کی طرف چلے جاؤ۔ جب مسجد کی طرف چلو۔ تو سنجیدگی اور وقار کے ساتھ چلو۔ پھر جب ہم مسجد کے دروازہ پر پہونچتے ہیں۔ تو وہ روک کر کہتا ہے۔ کہ دیکھنا کوئی بدبودار چیز تم نے نہ کھائی ہوئی ہو۔ تمہارے کپڑوں سے بو نہ آتی ہو۔ جس سے دوسروں کو تکلیف ہو۔ جب مسجد میں پہونچو۔ تو آرام اور ادب سے بیٹھو۔ دنیوی کاروبار کی باتیں وہاں نہ کرو۔ جھگڑے تنازعہ کی باتیں نہ کرو۔ بلکہ نماز کا انتظار کرو۔ اور اللہ تعالے کا ذکر کرتے رہو۔ پھر جب نماز شروع ہوتی ہے۔ تو اس کے لئے بھی شروع سے آخر تک ہدایات ہیں۔ ہمارے

روزمرہ کے معاملات

ہمسایوں سے معاملات۔ غریبوں اور امیروں سے معاملات آقا و ماتحت کے تعلقات ہر ایک امر کے متعلق وہ تفصیلی ہدایات دیتا ہے۔

یہ اتنی ہدایات ہیں کہ بظاہر انسان سمجھتا ہے۔ کہ یہ اتنا بڑا طومار ہے۔ کہ اطاعت ناممکن ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ کوئی بھی بات ایسی نہیں۔ جو ہمارے لئے

بوجھل اور گراں

ہو۔ مثلاً یہی کھانے پینے کے متعلق ہدایات ہیں۔ ان میں سے کونسی ایسی ہے جو ہمارے لئے ناممکن ہے۔ کیا ہاتھ دھونا ناممکن ہے اس میں سراسر ہمارا ہی فائدہ ہے گندگی دور ہوتی ہے۔ اور صفائی سے ہمیں ہی فائدہ پہونچتا ہے۔ اس سے خدا اور رسول کو کیا فائدہ۔ پھر اگر ہم دائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے ہیں۔ تو اس میں کیا مشکل ہے اور اس سے خدا کو یا رسول کو کیا فائدہ ہے۔ ہمارا ہی فائدہ ہے۔ کہ ایک ہاتھ پاخانہ وغیرہ کی صفائی کے لئے رکھتے ہیں۔ اور ایک کھانا کھانے کے لئے۔ کیا پاخانہ سے آلودہ ہونے والے ہاتھ سے روٹی کھائی جائے تو اچھا ہے۔ پھر اگر کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے ہیں۔ تو اس میں کونسا زائد وقت لگتا ہے۔ پھر حلال کھانے میں ہمارا کیا نقصان ہے حرام سور۔ خون۔ مردار اور مشرک کا کھانا ہی ہیں۔ اور سور یا مردار یا خون یا مشرک کا کھانا کھائے بغیر کیا ہمارا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ پھر طیب کھانے کا حکم ہے اس میں ہمارا کیا نقصان ہے۔

طیب کے معنی

ہیں۔ جو ہر طرح فائدہ رساں ہو۔ مثلاً اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ کچی روٹی نہ کھاؤ۔ اور اگر ہم روٹی اچھی طرح پکا کر کھائیں۔ تو اس میں اللہ تعالے کا کیا فائدہ ہے یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا فائدہ ہے۔ یا اگر مٹی ملا ہوا آٹا ہم نے نہیں گوندھا تو اس سے اللہ تعالے کو کتنے روپے مل گئے یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا مل گیا۔ اس میں سراسر ہمارا ہی فائدہ ہے۔ یا اگر ہم نے تین چار دن کا سڑا ہوا کھانا جو گو حلال تھا۔ مگر طیب نہ تھا نہیں کھایا تو اس سے کسی کو کیا فائدہ پہونچا۔ ہمارا ہی فائدہ ہے۔ کہ دستوں یا ہیضہ سے بچ گئے۔ اللہ تعالے یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہونچا۔ یا اگر ہم نے سڑی گلی ہوئی ترکاری نہیں کھائی۔ تو اس سے خدا تعالے کو کیا فائدہ پہونچا۔ ہمارا ہی فائدہ ہوا۔ غرضکہ

کوئی بھی حکم ایسا نہیں

جس کا فائدہ ہمیں نہ پہونچتا ہو۔ اور کوئی بھی حکم ایسا نہیں۔ جس سے خدا یا رسول کو کچھ ملتا ہو۔ اور اگر ایسے احکام جنکا فائدہ سراسر ہمیں ہی پہنچتا ہے

طومار بلکہ اس سے بھی بڑا ہو۔ تو کیا۔ اس میں ہمارا ہی نفع ہے۔ کسی اور کا تو نہیں جتنا عمل کریں گے۔ اتنا فائدہ ہم ہی اٹھائیں گے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ

بعض باریک احکام کی حکمت

ہماری سمجھ میں نہ آئے۔ مگر جہاں اور دس بیس یا سو کی حکمت سمجھ میں آتی ہے۔ وہاں اگر ایک آدھ کی نہ آئے۔ تو اسے بھی ان پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہمیں سو علمی باتیں سکھاتا ہے۔ تو اگر اس کی بتائی ہوئی کسی ایک بات کی ہمیں سمجھ نہ آئے۔ تو ہم اسے بھی مان لیں گے۔ اگر کوئی کسی پر دو احسان کرے۔ تو وہ اس کی تیسری بُری بات کو بھی برداشت کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ بلکہ کسی شریف آدمی پر تو اگر کوئی ایک احسان بھی کرے۔ تو وُہ اس کی تین بُری باتیں سننا بھی اپنا فرض سمجھتا ہے۔ تو ایسا محسن جس کی سینکڑوں باتوں کی حکمت اور فائدے کو ہم سمجھتے ہیں۔ اس کی کوئی ایک دو باتیں اگر نہ بھی سمجھ میں آئیں۔ تو کوئی حرج نہیں۔ اتنے احسانات کے بعد ہمیں یہ جرأت کیسے ہو سکتی ہے۔ کہ سوال کریں۔ اس کی حکمت کیا ہے؟

صلح حدیبیہ کے موقعہ پر

جب مکہ والوں کی طرف سے یہ تجویز پیش ہوئی۔ کہ آپس میں سمجھوتہ ہو جائے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ اچھا ہے۔ اگر سمجھوتہ ہو جائے۔ مکہ والوں نے ایک شخص کو اپنی طرف سے شرائط طے کرنے کے لئے آپ کے پاس بھیجا جس کے لوگوں پر بہت احسانات تھے۔ جتنے کہ وہ اپنے آپ کو

عرب کا باپ

کہتا تھا۔ وُہ آیا۔ اور باتیں کرنے لگا۔ وُہ بہت ہوشیار اور تجربہ کار آدمی تھا اور چاہتا تھا۔ کہ میں ایسے رنگ میں صلح کراؤں۔ کہ میری قوم کی عزت رہ جائے۔ اور لوگ میری ہوشیاری کی تعریف کریں۔ چنانچہ وُہ کہنے لگا۔ کہ دیکھو مجھے میں بڑا آدمی ہوں بوڑھا ہوں۔ میرے عقل اور تجربہ کی قدر کریں۔ یہ لوگ جو آپ کے گرد جمع ہیں۔ یہ قابلِ اعتبار نہیں ہیں بلکہ کوئی کہیں کا۔ اور کوئی کہیں کا ہے۔ ان پر اعتماد کر کے اپنی قوم سے نہ بگاڑو اگر آج ایسی شرائط طے ہوئیں۔ جن میں اہلِ مکہ کی ہتک ہو۔ تو یہ گویا تمہاری ہتک ہوگی۔ کل کو اگر تم نے اپنی قومی عزت سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ تو نہ اٹھا سکو گے۔ وُہ دُنیا دار آدمی تھا۔ اور سمجھتا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کام کی بنیاد بھی دُنیا داری پر ہی ہے خدا تعالےٰ کی طرف سے آپ کو جو برکات حاصل تھیں۔ ان کا اسے کوئی علم نہ تھا باتیں کرتے کرتے اس نے آپ کی ریش مبارک کو ہاتھ لگایا۔ اور کہا۔ کہ قوم کی عزت رکھ لو۔ ہمارے ملک میں بھی یہ رواج ہے۔ کہ کہتے ہیں۔ میں تمہاری داڑھی کو ہاتھ لگاتا ہوں۔ یہ بات مان لو۔ اسی طرح اس نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ریش مبارک کو ہاتھ لگایا۔ لیکن ایک صحابی نے اپنی تلوار کے دستے سے اس کے ہاتھ کو پرے ہٹاتے ہُوئے کہا۔ کہ اپنے ناپاک ہاتھ کو رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی پاک داڑھی سے پرے ہٹاؤ۔ صحابہ اس وقت زرہیں اور خود پہنے ہُوئے تھے۔ اور خود منہ کو ڈھانک دیتا ہے۔ جب اس صحابی نے تلوار کے دستے سے اس کے ہاتھ کو پرے ہٹایا۔ تو اس رئیس نے اس کی طرف غور سے دیکھا۔ اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پہچان لیا۔ کہ فلاں شخص ہے۔ اور کہا کون؟ کیا فلاں ہے؟ تم کو کس طرح جرأت ہوئی۔ کہ میرا ہاتھ پرے ہٹاؤ۔ یاد ہے میں نے تم پر فلاں احسان کیا ہے۔ یہ بات سُنکر باوجودیکہ صحابۂ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق و شیدا تھے۔ مگر احسان کا شریف آدمی پر اتنا اثر ہوتا ہے۔ کہ وُہ صحابی پیچھے ہٹ گئے۔ اور دوسرے کسی کو بھی جرأت نہ ہوئی۔ کہ اس کا جواب دے۔ آخر باتیں کرتے کرتے اس نے پھر جوش میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کو ہاتھ لگایا اور کہا کہ میری بات مان لو۔ اس وقت سب صحابہ بکھرے تھے مگر کوئی بول نہ سکتا تھا۔ کیونکہ سب کو یاد تھا۔ کہ اس شخص نے مجھ پر یا میرے خاندان پر فلاں فلاں وقت احسان کیا ہُوا ہے۔ ان کے دل کو یہ حرکت بُری تو لگتی تھی۔ مگر وُہ شرم کے مارے آگے نہیں بڑھتے تھے۔ اتنے میں ان میں سے

ایک شخص آگے بڑھا

اور اس نے اس رئیس کے ہاتھ کو سختی سے ہٹاتے ہُوئے کہا۔ کہ ہٹاؤ اپنا ناپاک ہاتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کی پاک داڑھی سے۔ اس رئیس نے پھر اس شخص کو دیکھا۔ اور پہچان کر آنکھیں نیچی کر لیں۔ اور کہا۔ ابو بکر بے شک تم پر یا تمہارے خاندان پر میرا کوئی احسان نہیں تمہیں بے شک یہ حق حاصل ہے۔ کہ میرے ہاتھ کو پرے ہٹا سکو۔ تو دیکھو۔ ایسے نازک وقت میں بھی شریف آدمی کی آنکھیں احسان کو یاد کر کے نیچی ہو جاتی ہیں۔ جیسے صحابہ کی اس وقت ہو گئیں۔ تو اگر کوئی کسی پر ایک بھی احسان کرے۔ تو سالہا سال تک آنکھیں نیچے رہتی ہیں۔ مگر جس محسن کے

احسانات بے شمار

ہوں۔ صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک اُٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے جس کے احسانات ہوں۔ اس کے اتنے احسانات کے بعد اگر کوئی ایک آدھ بات سمجھ میں نہ آئے۔ تو یہ کتنی حماقت ہے۔ کہ انسان اکڑ کر بیٹھ جائے۔ اور کہے۔ کہ جب تک میری سمجھ میں یہ بات نہ آئے۔ میں کس طرح مان لوں۔ اسلام نے ایسی

کامل تعلیم

دی ہے۔ جو انسان کے ہر شعبہ زندگی میں جاری ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں اس کے احکام ہمارے سامنے نہ رکھ دیئے جائیں۔ یہ بات دشمنانِ اسلام کے لئے بھی حسرت کا موجب رہی ہے۔ چنانچہ ایک یہودی نے حضرت عمر رضؓ سے کہا۔ کہ جب میں آپ کی شریعت کے احکام سُنتا ہوں۔ تو میرا دل حسرت سے بھر جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں ہر بات کے لئے ہدایت موجود ہے۔ پیشاب پاخانہ کرنے روٹی کھانے، پانی پینے، کپڑا پہننے، سونے جاگنے، اُٹھنے بیٹھنے غرضکہ کوئی شعبہ زندگی کا ایسا نہیں۔ جس میں تمہارے مذہب نے ہدایت نہ دی ہو۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ یہ ہدایت نامہ ہمارے لئے

احسان ہی احسان

ہے۔ اس کا بڑا ہونا بوجھ نہیں۔ بلکہ بڑے ہونے سے احسان اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ بھلا اس شخص کا احسان ہم پر زیادہ ہوتا ہے۔ جو ایک میل تک ہمیں رستہ دکھاتے۔ یا اس کا جو دس میل تک دکھاتے۔ کیا دس میل تک راہ نمائی کرنے والا ہم پر کوئی بوجھ ڈالتا ہے۔ یا اس کا احسان اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ پس اسلامی شریعت

ایک وسیع قانون

ہے۔ جو ہمیں ہر قسم کی غلطیوں سے بچاتا اور ساری عمر ہمارے ساتھ چلتا ہے۔ جس وقت بیوی اور میاں آپس میں ملتے ہیں اور بچہ کی پیدائش کا بیج بویا جاتا ہے۔ اس وقت سے یہ ہدایت نامہ شروع ہوتا ہے پھر بچہ کے پیدا ہوتے ہی اسلام کی ہدایت اس کے کان میں ڈالی جاتی ہے۔ اور اسلامی قانون ساری عمر اس کے ساتھ چلتا ہے۔ اور پھر جب انسان مرنے لگتا ہے۔ تو اس وقت بھی اسلامی ہدایت اس کے کان میں ڈالی جاتی ہے۔ تاکہ آئندہ زندگی میں بھی اس کے کام آئے۔

لیکن یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام کا یہ احسان اسی وقت مکمل ہو سکتا ہے۔ جب ہم اس کی

اطاعت و فرمانبرداری

کریں۔ دین کے معاملات میں بھی شریعت نے قانون مقرر کئے ہیں۔ اور دُنیا کے معاملات میں بھی۔ لڑائی جھگڑے کے متعلق بھی قوانین ہیں۔ مثلاً اگر کسی کو کسی سے کوئی نقصان پہونچے۔ تو اسلام کی ہدایت یہ ہے۔ کہ اس نقصان کا ازالہ قاضیوں سے کرایا جائے۔ آج ہمارے ملک میں چونکہ

غیر ملکی گورنمنٹ

ہے۔ اس لئے اسلامی قضا سارے قانون پر حاوی نہیں ہے۔ بعض امُور ایسے ہیں گورنمنٹ کا حکم ہے۔ کہ ان کا فیصلہ ہر حال اس سے کرایا جائے اور چونکہ گورنمنٹ کے قانون کی پیروی کرنا بھی ہمارا فرض اسلام نے قرار دیا ہے۔ اس لئے ایسے امُور کا فیصلہ اسی کے مقرر کردہ ججوں سے کرانا چاہیئے۔ مگر جن میں اس نے آزادی دی ہے۔ کہ چاہیں۔ تو آپس میں ہی فیصلہ کر لیں۔ اور جو امُور قابلِ دست اندازیٔ پولیس نہیں ہیں۔ ان میں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسلامی قانون جاری کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور چونکہ ہماری جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے منظم ہے۔ اور ایک ہاتھ پر جمع ہے۔ اس لئے ایسے امور میں جن میں گورنمنٹ نے آزادی دی ہے۔ کہ ہم چاہیں تو انہیں اسکے پاس لے جائیں اور چاہیں تو نہ لے جائیں۔ ان میں اسلامی شریعت کا دوبارہ زندہ کرنا ہمارا فرض ہے اگرچہ ہمارے لئے دوسرا حصہ بھی زندہ ہی ہے۔ کیونکہ

ہماری جماعت ہی واحد جماعت ہے

جس کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ حکومت وقت کی اطاعت بھی خدا تعالےٰ ہی کی اطاعت ہے۔ اس لئے جن امور کو ہم اس کے پاس لے جاتے ہیں۔ ان میں بھی گویا شریعت کی اطاعت ہی کرتے ہیں۔ جو لوگ حکومت وقت کے قانون کی پیروی کو جائز نہیں سمجھتے۔ وہ اگر اپنے معاملات اس کے پاس لے جاتے ہیں۔ تو گناہ کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے لئے یہ بھی ثواب ہی ہے کیونکہ اس طرح بھی ہم شریعت کی اطاعت ہی کرتے ہیں۔ اور اسے زندہ کرتے ہیں جس طرح نماز کھڑے ہو کر پڑھنے کا حکم ہے لیکن بیمار بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ اور جو بیٹھ کر پڑھنے کو جائز سمجھتا ہے۔ اس کا بیٹھ کر پڑھنا بھی ثواب ہی ہے لیکن جو بیٹھ کر پڑھنے کو جائز نہیں سمجھتا۔ اور پھر پڑھتا بھی ہے۔ وہ گویا گناہ کرتا ہے اس کا بیٹھ کر پڑھنا اسلام کے حکم کی خلاف ورزی ہے۔ پس جو لوگ حکومت کے پاس اپنے معاملات لے جانا جائز نہیں سمجھتے خواہ انہیں جبراً ہی جانا پڑے۔ وہ خدا تعالےٰ کے قانون کو توڑنے والے ہیں۔ صرف ہماری جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو حکومت وقت کی اطاعت کو بھی خدا تعالےٰ کی اطاعت ہی سمجھتی ہے۔ اس لئے جن امور میں ہمیں حکومت کے پاس جانا پڑتا ہے۔ ان میں بھی شریعت کا دوسرا حصہ ہمارے لئے زندہ ہی ہے۔

پس ہر احمدی کے لئے کوئی جھگڑا در پیش ہو اس کے لئے

دو راستے

ہیں۔ اگر تو حکومت کا قانون یہ ہے۔ کہ اسے اس کی قائم کردہ عدالتوں میں لے جائیں۔ اور حکومت کا دروازہ ہی کھٹکھٹائیں۔ تو جو شخص کوئی اور راستہ اس کے سوا اختیار کرتا ہے۔ وہ حکومت اور سلسلہ دونوں کا باغی ہے۔ لیکن جن امور کا فیصلہ سرکاری عدالتوں سے کرانا ضروری نہیں۔ بلکہ ہمیں آزادی ہے کہ چاہیں تو خود کر لیں۔ اور چاہیں تو رحم سے کام لیتے ہوئے معاف کر دیں۔ ان معاملات کو جو شخص قضا میں نہیں لے جاتا۔ بلکہ خود فیصلہ کرنا چاہتا ہے۔ یا زور و جبر سے کام لیتا ہے۔۔۔

وہ مجرم ہے

خدا تعالےٰ کا بھی اور جماعت کا بھی۔ یہ قاضی کا ہی کام ہے۔ کہ وہ کسی شخص کو سزا دے یا نہ دے۔ اور اگر دے تو کتنی دے۔ کسی چور کو قاضی کے پاس لے جایا جاتا ہے۔ اور وہ اسے ایک سال کی سزا دیتا ہے۔ کسی کو دو سال کی دیتا ہے۔ کسی کو چھ سال کی دیتا ہے اور کسی کو صرف ایک ماہ کی۔ اور کسی کو صرف ضمانت لے کر ہی چھوڑ دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ

ایک ہی جرم میں فیصلے مختلف

ہوتے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص اپنے چور کو خود ہی سزا دینا چاہے۔ تو گو وہ واقعی چور ہو۔ تو بھی اسے کیا معلوم کہ اسے اتنی سزا ملنی چاہیئے۔ اگر خود ہی سزا دے تو اسے کس قانون کے مطابق پتہ لگے گا۔ کہ کتنی سزا دینی چاہیئے۔ اس لئے اگر وہ خود سزا دیگا۔ تو وہ نفس کا تابع ہوگا شریعت کا نہیں۔ کیونکہ جو فیصلہ خدا تعالےٰ نے ایک اور کے ذمہ رکھا تھا۔ اسے اس نے خود کر دیا۔ حتیٰ کہ جن امور میں شریعت نے سزا معین اور مقرر کی ہے یعنی نہ بدلنے والی وہ بھی خود بخود دینے کی اجازت شریعت نے نہیں دی۔ مثلاً مسلمانوں کے ایک طبقہ کا یہ عقیدہ ہے۔ میں اس بحث میں اس وقت نہیں پڑتا۔ کہ غلط ہے یا صحیح۔ مگر بہرحال ایک طبقہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ایسی عورت یا مرد جو شادی شدہ ہوں وہ اگر زنا کریں تو ان کی سزا رجم ہے۔ یعنی پتھر مار مار کر انہیں مار دیا جائے۔ ایک شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہا کہ یا رسول اللہ

اگر کوئی شادی شدہ مسلمان مرد یا عورت زنا کرے

تو اس کی سزا رجم ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں ہے۔ اس نے کہا۔ کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو اس حالت میں دیکھے۔ تو کیا جائز ہے کہ وہ اس مرد کو مار دے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ قاتل ہوگا۔ یہ قاضی کا حق ہے۔ کہ وہ فیصلہ کرے۔ کہ کوئی زانی رجم کے قابل ہے یا نہیں۔ اگر کوئی شخص خود ہی فیصلہ کر کے کسی کو قتل کریگا تو خواہ مقتول واقعی مجرم ہو۔ پھر بھی ہم قتل کرنے والے کو قاتل سمجھ کر اسے قتل کریں گے۔ تو جہاں سزا معین ہے ایسی معین کہ اس میں تبدیلی کا امکان ہی نہیں۔ اس میں بھی شریعت نے خود بخود فیصلہ کرنے کی اجازت نہیں دی بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ اگر کوئی ایسی سزا بھی خود دے گا۔ اور ایسے جرم کے نتیجہ میں بھی جس کی سزا واقعی قتل ہے خود کسی کو قتل کر دے گا۔ تو اسے قاتل قرار دیا جائے گا کیونکہ سزا دینا اس کا حق نہ تھا۔ تو ہر بات کے لئے اسلام نے قانون مقرر کئے ہیں۔ مگر افسوس کہ ہم میں سے

بعض لوگ

ابھی ایسے ہیں۔ جو جوش نفس یا غصہ کے ماتحت قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے جو کیا ہے انصاف کیا ہے۔ لیکن دراصل وہ خود جرم کرتے ہیں جیسا کہ میں نے مثال دی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے شادی شدہ زنا کرنے والے مرد یا عورت کو خود قتل کر دینے کو ناجائز قرار دیا ہے اور ایسا کرنے والے کو قاتل ٹھہرایا۔ فرض کرو ایک شخص کسی مجرم کو سزا دیتا ہے۔ اور واقعی انصاف بھی یہی ہے جو اس نے کیا۔ پھر بھی اس کا ایسا کرنا اسے مجرم بناتا ہے۔ مثلاً اس نے کسی شخص کو دو تھپڑ مارے۔ اور واقعی اس شخص کی سزا دو تھپڑ ہی تھی۔ مگر پھر بھی اس کا خود بخود اسے دو تھپڑ مارنا اسے مجرم بنا دیتا ہے۔ کیونکہ یہ قاضی کا حق تھا۔ کہ اس کے لئے تھپڑ تجویز کرے۔ یا چاہے تو اسے چھوڑ دے۔ پس جو شخص خود بخود دو تھپڑ مار دیتا ہے وہ جرم کرتا ہے۔

میں نے دوستوں کو متواتر اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ

قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا

کسی طرح بھی جائز نہیں۔ مگر پھر بھی لوگ جوش میں اس بات کو بھول جاتے ہیں۔ اور ذرا سی بات پر غصہ میں آ کر قانون کو ہاتھ میں لینے پر اتر آتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

نقصان جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں

کسی کا ذرا سا بھی نقصان ہو جائے۔ تو وہ اندھا ہو کر اپنے فرائض اور مناصب کو بھول جاتا ہے۔ اور قانون کو ہاتھ میں لے لیتا ہے جب تک یہ روح نہ مٹے۔ ہمارا یہ دعوےٰ کرنا کہ

ہمارے دلوں پر احمدیت کی حکومت

ہے۔ بالکل غلط ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بارہا سنا ہے۔ کہ مومن ہونا خصی ہونے کے برابر ہے۔ جس طرح گھوڑے یا اونٹ یا بیل کو خصی کر دیا جاتا ہے۔ اور اس میں کوئی جوش شوخی اور نفسانی خواہشات باقی نہیں رہتیں۔ اسی طرح انسان جب تک غصہ اور جوش کی حالت میں اپنے نفس کو قابو میں نہیں رکھ سکتا وہ کس بات میں اسلام پر عمل کرنے کا دعوےٰ کر سکتا ہے۔

حقیقی اطاعت کا وقت

یہی ہوتا ہے۔ اگر اپنے نفس کی مرضی بھی وہی ہو جو شریعت کا منشا ہے۔ تو وہ کوئی اطاعت نہیں۔ مولانا روم نے اس بات کو نہایت لطیف پیرایہ میں بیان کیا ہے آپ نے ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک چوہے نے کسی اونٹ کی نکیل پکڑ لی۔ اور چل پڑا۔ اور اونٹ بھی پیچھے پیچھے چلتا گیا آگے سمندر آ گیا۔ اونٹ پانی سے ڈرتا ہے۔ چوہے نے نکیل کو کھینچا کہ وہ پانی میں داخل ہو۔ مگر اونٹ اڑ گیا۔ چوہے نے کہا۔ کہ اس وقت تک تم میری اطاعت کرتے آئے ہو۔ اور میرے پیچھے پیچھے چلتے آئے ہو۔ اب کیا ہو گیا۔ جو تم آگے نہیں چلتے۔ اونٹ نے کہا۔ کہ میں تمہاری اطاعت نہیں کر رہا تھا بلکہ دراصل میں نے خود بھی ادھر ہی آنا تھا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جب تک تم میری مرضی کے مطابق چلتے رہے میں بھی تمہارے پیچھے پیچھے چلتا گیا۔ مگر اب کہ تم میری مرضی کے خلاف چلنا چاہتے ہو میں نے انکار کر دیا۔ یہی حال اس شخص کا ہے جو خوشی میں تو اطاعت کرتا ہے۔ مگر جہاں غصہ اور رنج کی حالت پیدا ہوئی۔ وہ

جھٹ اطاعت سے باہر

ہو جاتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کی پہلی اطاعت بھی حقیقی اطاعت نہ تھی۔ بلکہ اپنی مرضی کی اطاعت تھی۔ حقیقی اطاعت وہی ہے۔ جب حکم مرضی کے خلاف ہو۔ اور جو خوشی میں بھی اور رنج میں بھی ہو۔ جو تنگی میں بھی ہو اور فراغت میں بھی۔ جو اس وقت بھی ہو۔ جب انسان کو اس کا حق مل رہا ہو۔ اور اس وقت بھی جب اس کا حق چھینا جا رہا ہو۔ اور جب تک کوئی شخص اس طرح اطاعت نہیں کرتا۔ اور اس طرح اپنے آپ کو اسلامی احکام کے ماتحت نہیں کر دیتا۔ وہ فرمانبردار نہیں کہلا سکتا۔ اول تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ تم سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو۔ لیکن کسی کو اگر نقصان پہونچا بھی ہو۔ اور وہ اس کا ازالہ بھی ضرور کرانا چاہتا ہے۔ تو چاہیئے۔ کہ قاضی کے پاس جائے۔ بشرطیکہ حکومت وقت کا قانون اجازت دیتا ہو۔ اور اگر وہ اجازت نہیں دیتا۔ تو پھر سرکاری عدالت میں جائے۔ لیکن جو شخص ان دونوں صورتوں کے خلاف چلتا ہے۔ اور قانون کو خود ہاتھ میں لیتا ہے تو وہ

اطاعت کی روح کے خلاف

فعل کرتا ہے۔ اور فتنہ پیدا کرتا ہے۔ اور جب تک یہ حالت دور نہ ہو۔ یہ دعویٰ کرنا کہ احمدیت کی حکومت ہمارے دلوں پر ہے اور کہ ہم احمدیت پر عمل کرتے ہیں ایک ناقص دعویٰ ہے

تحریک جدید سال ہشتم کا وعدہ ۳۱ مئی تک پورا کرنیوالوں کی فہرست

آج کے "خطبہ نمبر" میں تحریک جدید سال ہشتم کی ایک فہرست شائع ہو رہی ہے۔ جس میں ان کے نام ہیں۔ جن کا چندہ ۳۰ مئی کے ۳ بجے تک مرکز میں داخل ہو چکا ہے۔ جن کا چندہ اس کے بعد داخل ہوا۔ ان کی فہرست آئندہ پرچہ میں شائع ہو گی۔ اس فہرست کی ترتیب یہ ہے۔ کہ جس نے یکم مئی کو مرکز میں چندہ داخل کیا اس کا نام پہلے ہے۔ اور جس نے ۲ مئی یا اس کے بعد کسی تاریخ کو کیا۔ اس کا نام پیچھے ہے۔ اسی طرح ایک جماعت کے نام ایک جگہ اکٹھے نہیں ملیں گے بلکہ جس ترتیب سے چندہ ارسال کیا ہے۔ اسی طرح مختلف مقامات پر ملیں گے پس فہرست بغور پڑھنی چاہیئے۔

گذشتہ فہرستوں کو احباب نے بغور نہیں پڑھا۔ یا بعض احباب نے سرسری نظر سے فہرست کو دیکھا۔ اور اپنا نام نہ پا کر دریافت کیا۔ کہ کیوں ہمارا نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش نہیں کیا گیا۔ اور کیوں شائع نہیں کیا گیا۔ جب ان کو اسی اخبار میں سے صفحہ اور کالم کا حوالہ لکھا گیا۔ تو انہوں نے اپنی غلطی کا اقرار کر لیا۔ اس لئے احباب کو فہرست بغور پڑھنی چاہیئے

دوسری بات جو قابل نوٹ ہے وہ یہ ہے کہ جو احباب باوجود انتہائی کوشش کے ۳۱ مئی تک ادا نہیں کر سکے۔ وہ اب کوشش کر کے ۳۰ جون تک ادا کریں۔ اسی طرح وہ احباب جو زمیندار ہیں۔ اور ان کی فصل بھی نکل آئی ہے انہیں بھی ۳۰ جون تک وعدہ پورا کر دینا چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے زمیندار احباب کے لئے ۳۰ جون تک کی مدت مقرر فرمائی ہے۔ پس شہری اور زمیندار جماعتوں کو ۳۰ جون تک اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مفید مشورہ

بندہ ایک پیچیدہ۔ پوشیدہ اور دیرینہ مرض میں مبتلا تھا۔ ڈاکٹری علاج پر کافی سے زیادہ روپیہ خرچ کیا۔ مگر سوائے عارضی فائدہ کے کچھ حاصل نہ ہوا۔ **ویدک یونانی دواخانہ** کا اشتہار اخبار الفضل میں نظر سے گزرا۔ خیال کیا کہ کیوں نہ اس دواخانہ سے فائدہ اٹھایا جائے۔ تمام حالات جناب قریشی محمد عبد اللہ صاحب ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس فزیشین انچارج کی خدمت میں تحریر کئے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ علاج نہایت توجہ سے کیا جائے گا۔ جناب حکیم صاحب کی محنت اور جانفشانی سے علاج کرنے سے اب اللہ تعالےٰ نے کامل طور پر صحت بخشی ہے۔ اسی دوران میں میری بیوی بھی سیلان الرحم کی بیماری میں مبتلا تھی۔ ان کا علاج بھی انہوں نے کیا جس سے بیماری جڑھ سے جاتی رہی۔ آج میں نہایت خوشی سے جناب حکیم صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کی محنت سے فائدہ بخشا۔ اور دیگر ان احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ جو کسی پیچیدہ بیماری میں مبتلا ہیں۔ کہ خواہ مخواہ ادھر ادھر روپیہ ضائع نہ کریں۔ بلکہ

ویدک یونانی دواخانہ قادیان

سے جس کے انچارج فن حکمت کے ماہر ہیں۔ علاج کرا کر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں ✤

خاکسار

چراغ الدین احمدی کے، پی، ڈی

معانڈہ ضلع انبالہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یوڑین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا

کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے

جھریوں و بدنما داغوں کو دور کر کے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے

قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے

سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے

قیمت ایکروپیہ

سول ایجنٹ :۔ سلطان برادرز قادیان

بغیر اپریشن ڈریسنگ اور نہانے کی ممانعت کے ہر قسم کے پھوڑے پھنسی لاہور سور ناسور بھگندر کچھرالی گلٹی داد چنبل چنڈی مسّہ و مہاسہ کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دیتی ہے اور جلد پر داغ تک نہیں رہنے دیتی۔

خارش درد۔ جلن سوجن۔ چوٹ۔ زخم اور زہریلے جانور کے کاٹے ڈسے کے لئے اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ ایک روپیہ آٹھ آنہ

ہر مشہور دوا فروش سے ملتی ہے

حکیم طاہر الدین اینڈ سنز دواخانہ فیروز پور روڈ لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

لاہور ۔ مولوی محمد یار صاحب عارف نے ۱۵ تا ۲۸ رمئی کے عرصہ میں دو خطبات جمعہ اور دو تقریریں کیں ۔ جن میں جماعت کے عملی نمونہ کے درست کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم پر پورے طور پر کاربند ہونے کی تلقین کی گئی ۔ سترہ معززین کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی ۔ عرصہ زیر رپورٹ میں جماعت کی اصلاح کی طرف خاص توجہ دی گئی ۔ اور تربیت کے لئے نگران مقرر کئے گئے ۔ علاوہ ازیں باقاعدہ درس القرآن کا سلسلہ جاری رہا ۔

پشاور ۔ مولوی چراغ الدین صاحب مولوی فاضل نے ۱۵ تا ۲۲ رمئی کے عرصہ میں دو مقامات کا دورہ کر کے دو تقریریں کیں ۔ دس افراد کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی ۔ ایک مولوی صاحب سے دو دن متواتر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر گفتگو ہوتی رہی ۔ ایک کس نے بیعت کی ۔

کراچی ۔ سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت احمدیہ کراچی کی رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ ماہ اپریل و مئی ۱۳۲۱ھ ش ۱۹۴۲ء میں جماعت ہذا نے انفرادی طور پر ۱۳۷ اصحاب کو تبلیغ کی ۔ اور نو عدد مختلف کتب سلسلہ زیر تبلیغ اصحاب کو بغرض مطالعہ دی گئیں ایک انگریزی ٹریکٹ ایک ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا ۔ اور تقریباً ۵۰۰ افراد کے گھروں پر جا کر انہیں دیا گیا ۔ ایک پبلک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ نے "دنیا کی مشکلات کا حل اسلام میں ہے" کے موضوع پر تقریر کی ۔

راجوری (جموں) مورخہ ۲۰ ۔ ۲۱ مئی کو جماعت احمدیہ راجوری کا سالانہ جلسہ زیر صدارت مولوی ثناء اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بڈھانوں منعقد ہوا ۔ جس میں مولوی محمد حسین صاحب ۔ مولوی عبد الرحیم صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب ۔ مولوی بشیر احمد صاحب ریاضی اور ماسٹر عبد الحمید صاحب بی اے ۔ بی ٹی نے ہیڈ ماسٹر نے مختلف موضوع پر تقریریں کیں ۔ جلسہ میں ہر مذہب و ملت کے اصحاب شریک ہوئے ۔ اور جماعت احمدیہ کے متعلق بہت اچھے اثر لے کر گئے ۔

کولگام (کشمیر) مولوی عبد الواحد صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ نے ۸ ۔ تا ۱۵ ۔ مئی انتیس ۲۹ میل کا تبلیغی سفر کر کے سات مقامات کا دورہ کیا اور ۵ تقریریں کیں ۔ تیرہ معززین کو انفرادی طور پر تبلیغ کی ۔ جماعتی تربیت کے سلسلہ میں ۵ خطبات و لیکچر دیئے ایک جماعت میں مجلس خدام الاحمدیہ قائم کی گئی ۔

کروناگہ پلی (ٹراونکور) مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری مبلغ سلسلہ نے ۱۵ ۔ تا ۲۱ ۔ مئی کے دوران میں ۱۶۲ ۔ میل کا سفر کر کے دو مقامات کا تبلیغی دورہ کیا ۔ اور چار تقریریں کیں ۔ تین اصحاب کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی جماعت کے بعض اصحاب کو اختلافی مسائل پر نوٹ لکھوائے اور انہیں تبلیغ کے لئے تیار کیا ۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تین اشخاص بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ۔

توپ خانہ بازار (لاہور) سیکرٹری تبلیغ جماعت ہذا کی رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ مورخہ ۳۰ / ۵ / ۴۲ کی شام کو ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مولوی محمد یار صاحب عارف نے فضیلت اسلام پر اور گیانی واحد حسین صاحب نے سکھ مسلم اتحاد پر تقریریں کیں ۔ خدا کے فضل سے جلسہ بہت ہی کامیاب رہا ۔ اس جلسہ میں صدارت کے فرائض شیخ محمد لطیف صاحب بی اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی نے سرانجام دیئے ۔

سانڈھن (آگرہ) قاضی منظور احمد صاحب نے مورخہ ۱۶ ۔ تا ۲۲ رمئی ۔ چھ مقامات کا دورہ کر کے انفرادی طور پر پیغام احمدیت پہنچایا اور لوگوں سے تبادلہ خیالات کیا ۔ موضع بروز اور گارون میں خاص طور پر ہندوؤں میں تبلیغ کی ۔ اور کرشن ثانی کی آمد کی خبر دی ۔ لوگوں نے ہماری باتوں کو توجہ سے سنا ۔

اور حمہ ۔ مولوی محمد دین صاحب نے ۱۵ تا ۲۸ مئی کے عرصہ میں ۲۲ میل کا سفر طے کر کے ۵ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا ۔ اور ایک مناظرہ اور ایک تقریر کی ۔ اور ... افراد کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی اور پانچ تربیتی درس دیئے ۔ : ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

وصیتیں !

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے ۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۶۱۱۶ منکہ سید نور زوجہ برکت علی قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۶ سال ساکن گوڑیالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ / ۹ / ۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے ۔ کنٹھ طلائی وزنی ۵ تولہ ۔ پھول طلائی ۱ تولہ ڈنڈیاں ½ تولہ ۔ توڑے نقرئی ۲۰ تولے چوڑیاں ۷ تولے ۔ جنکی قیمت مبلغ ۳۵۰ روپے ہے ۔ اس کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں ۔ کہ حصہ مذکور یعنی مبلغ ۳۵ روپے خزانہ صدر انجمن احمدیہ مذکور میں داخل کر دونگی ۔ ایسا ہی جائیداد مذکورہ کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد بوقت مرگ اس عاجزہ کی ہو ۔ تو یہ وصیت اس پر حاوی ہوگی ۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی انجمن مذکور ہوگی ۔ اگر میں اپنی وصیت کردہ رقم داخل خزانہ اپنی زندگی میں نہ کر سکوں ۔ تو اس کی ذمہ واری میرے ورثاء پر ہوگی لہذا یہ چند حروف بطور وصیت روبرو گواہاں تحریر کر دیئے ۔ کہ سند رہے ۔

العبد :۔ سید نور زوجہ برکت علی نشان انگوٹھا

گواہ شد :۔ حافظ کرم الہی احمدی ساکن گڑھا نشان انگوٹھا ۔ گواہ شد :۔ امام دین سکنہ گوڑیالہ

نمبر ۶۱۲۸ :۔ منکہ عبد الوہاب عمر ولد حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ قوم قریشی پیشہ طالبعلمی عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالامان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ / ۷ / ۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے مندرجہ ذیل مکانات ترکہ میں چھوڑے جس میں حضور کے دیگر ورثاء بھی شامل ہیں حضور کا رہائشی مکان جو سات حصوں پر مشتمل ہے ۔ (۲) دوسرا مکان گلی کمہاراں کوچہ سید محمد علی شاہ میں ہے (۳) تیسرا مکان حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے مکان کے ساتھ ملحق ہے ۔ (۴) چوتھا مکان بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی کے مکان کے پاس ہے مندرجہ بالا سب جائیداد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد کے حق میں وقف کی ہوئی ہے ۔ اگر یہ وقف قائم رہے ۔ تو اس جائیداد کی آمدنی میں میرا جسقدر حصہ ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ۔ اور اگر وقف مذکورہ قائم نہ رہے تو دسویں حصہ جائیداد کی صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان مالک ہوگی ۔ نیز میرے پاس اس وقت ایک ہزار روپیہ نقد موجود ہے ۔ اسکے بھی دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ اسکے علاوہ مجھے ماہوار تعلیمی اخراجات منہا کر کے مبلغ ۳۰ روپے ماہوار بچتے ہیں ۔ اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں ۔ اور اگر میری ماہوار آمد میں آئندہ اضافہ ہوا ۔ تو انشاء اللہ اسکا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ادا کرتا رہونگا ۔ اور اس کے علاوہ میں جو کچھ بھی اپنے ترکہ میں چھوڑ دوں اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔

العبد :۔ عبد الوہاب عمر متعلم طبیہ کالج دہلی

گواہ شد :۔ مرزا منور احمد واقف زندگی ۔

گواہ شد :۔ ایم مبارک احمد خاں امین آبادی

نمبر ۶۱۶۸ :۔ منیر احمد خاں ولد مولا داد خاں قوم ککے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۲½ سال پیدائشی احمدی ساکن بہبل چک ڈاکخانہ ڈہرلیوالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ / ۱ / ۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اسوقت غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے ۔ کیونکہ میرے والد بزرگوار ابھی بفضل خدا زندہ ہیں میرا گذارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو کہ مبلغ ۵۱ روپے ماہوار ملتی ہے ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ اور وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ نیز میں اپنی آمد کے بڑھنے وغیرہ کے متعلق بھی اطلاع دیتا رہونگا ۔

العبد :۔ منیر احمد خاں آفس آف دی کیمپٹرولر سندھ کراچی صدر ۔

گواہ شد :۔ فضل احمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی ۔ گواہ شد :۔ مبارک احمد پوسٹل کلرک کراچی ۔ گواہ شد :۔ ڈاکٹر غلام احمد ۔ آئی ۔ ایم ۔ ایس ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۰۵۱ منکہ بلال احمد ولد ڈھیرو قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن لنگیری ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین چاہی پندرہ کنال قیمتی ۹۰۰/ روپیہ اور زمین بنجر دو کنال قیمتی ۳۰/ روپے۔ اور مکان رہائشی چار مرلہ قیمتی ۱۰۰/ روپیہ کل مبلغ ۱۰۳۰/ روپے ہوتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ چودہ روپے ماہوار ہے۔ لہٰذا اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اور آمد کی کمی و بیشی پر اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز بوقت وفات اگر اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔

العبد۔ بلال احمد نشان انگوٹھا۔ کاتب بحروف فضل الدین احمدی لنگیری۔

گواہ شد۔ نظام الدین احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ لنگیری۔

گواہ شد۔ عبد الغنی احمدی لنگیری۔

نمبر ۶۱۷۹ منکہ محمد عبد اللہ ولد میاں فضل محمد صاحب قوم احرار پیشہ دکانداری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقعہ دارالفضل جو مجھے والد صاحب کی طرف سے ملا ہے۔ پانچ مرلہ میں بنا ہوا ہے۔ قیمت اندازاً پانچ سو روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ دوکانداری کی آمد سالانہ ۱۵۰ روپیہ کے قریب ہے۔ میں اپنی آمد اور جائیداد

مذکورہ بالا کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ محمد عبد اللہ بقلم خود۔ موصی۔

گواہ شد۔ سید عمر شاہ بقلم خود۔

گواہ شد۔ الٰہی دین رنگریز چوہدری قادیان۔

نمبر ۶۱۶۱ منکہ سید دلاور شاہ بخاری ولد سید حسین شاہ صاحب بخاری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۲۶ مئی ۱۹۰۲ء کوچہ چابک سواراں لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ اور نہ میری کوئی آمدنی ہے۔ صرف بیس روپے ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مجھے بطور وظیفہ ملتا ہے۔ میں اس وظیفہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں یہ رقم ماہ بماہ انشاء اللہ ادا کرتا رہونگا اگر بوقت وفات میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ سید دلاور شاہ بخاری۔ گواہ شد:۔ مرزا عطاء اللہ کوچہ چابک سواراں۔ گواہ شد:۔ مرزا قدرت اللہ دارالفضل

نمبر ۶۱۷۰ منکہ امۃ اللطیف طاہرہ زوجہ عبد الوہاب بن نور الدین رضی اللہ عنہ قوم قریشی پیشہ طالبعلمی عمر ۲۱ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ گلوبند طلائی ۵ تولہ قیمتی ۲۵۰/ چھومر طلائی ایک تولہ ۸ ماشہ قیمتی ۸۵ روپے نکلس طلائی ایک تولہ ۸ ماشہ قیمتا ۸۵ روپے میرا مہر ۱۵۰۰/ روپیہ ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ زیور اور مہر ملا کر ۱۹۲۰/ روپے بنتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامۃ امۃ اللطیف طاہرہ

گواہ شد۔ عبد الوہاب بن نور الدین رضی اللہ عنہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ عبد القیوم۔ گواہ شد۔ غلام مجتبٰے احمدی بقلم خود۔

محترمہ بیگم صاحبہ جناب نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

آپ کی فلیسرین کریم میں نے ایک مریض کو منگا کر دی تھی جنکا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے تھیل نہایت سخت۔ کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن بھی کروا چکی تھیں۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں کہ خدا کے فضل سے فلیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا ہے۔ کہ انکا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا ہے۔ اور اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔

فلیسرین کریم بلاشبہ کیلوں۔ چھائیوں اور بدنما داغوں۔ الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ ہر جگہ بکتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس اور مشہور دوا فروشوں سے خریدیں۔ وی۔ پی منگوانے کا پتہ: فلیسرین فارمیسی منٹگمری پنجاب

ماہرین امراض چشم کی سندات کے بعد اب اخبارات کے ریویو ملاحظہ فرمائیے!

هوالشافی **تریاق چشم** رجسٹرڈ (اصلی ممیرا والا)

پر تنقید مطبوعہ اخبار پیغام صلح لاہور

"ایشائی دماغ بھی بعض دفعہ حیرت انگیز ایجادیں کرتا ہے۔ جو بنی نوع انسان کیلئے نہایت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ مگر ایشائی پبلک کی سرد مہری اور ناقدر شناسی ایسے دماغوں کے حوصلہ کو پست کر دیتی ہے۔ مگر یورپ میں ایسی حالت نہیں۔ وہاں کی ایجادات نہ صرف وہاں بلکہ تمام دنیا میں مقبول ہو جاتی ہیں۔ شکر ہے کہ اب اس بر اعظم میں بھی اپنوں کے لئے ہمدردی کا احساس پیدا ہونے لگا ہے۔ اور اغیار کے مقابلہ میں اپنے لوگوں کو ترجیح دی جانے لگی ہے۔ ہمارے ایک احمدی دوست نے ایک سرمہ ایجاد کیا ہے۔ جس کا نام عنوان میں درج ہے۔ وہ حیرت انگیز طریق سے آنکھوں کے ککرے۔ خارش اور کھجلی کو دور کرتا ہے آنکھ کی سرخی کو کاٹ دیتا ہے۔ اور چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے۔ بالخصوص بچوں کے ہر قسم کے آشوب چشم کے لئے یہ سرمہ فی الواقعہ تریاق ہے۔ میں نے خود اس کو استعمال کیا ہے اس وقت تک میرا قلم اس موضوع پر نہیں اٹھا۔ جب تک اس کے حیرت انگیز نتائج کو میں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ لیا۔ اخبار ذوالفقار اور الفضل وغیرہ نے اس پر تنقیدیں لکھی ہیں۔ پرائیویٹ اشخاص نے اس پر بہترین ریویو کئے ہیں۔ چونکہ یہ چیز فی الواقعہ مفید ہے میں نے ضروری سمجھا۔ کہ احمدی پبلک کو اس سے مطلع کر دوں۔"

جناب سردار محمد یوسف صاحب سابق سورن سنگھ ایڈیٹر اخبار نور قادیان تحریر فرماتے ہیں۔ "جناب مرزا حاکم بیگ صاحب نے اپنا ایجاد کردہ تریاق چشم میرے پاس بغرض ریویو بھیجا ہے۔ مجھے قریباً سات سال سے ککروں کی شکایت تھی۔ میں نے اس سرمہ کو ککروں کے لئے مفید پایا۔ اور جہانتک میرا خیال ہے۔ نہ صرف ککروں کے لئے بلکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے بہت مفید پایا۔ اور مرزا صاحب موصوف اس تریاق چشم کے تیار کرنے کے لئے بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔"

قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک ۸/ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر: مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ گجرات پنجاب

چھ روپیہ کی کتابیں صرف ایک روپیہ میں

یہ وہ کتابیں ہیں جن میں بڑی بڑی معلومات اور مکمل تبلیغ بھری ہوئی ہے۔ جو بھائی مذہب سے دلچسپی رکھنے والے ہوں وہ درخواست کریں کیونکہ مسٹر ڈاکٹر شفیع احمد اس گرانی کے زمانہ میں ایسی ارزاں قیمت پر بیش بہا کتابیں تبلیغ اور ذکر حق کیلئے دے رہی ہیں۔ تھوڑی کتابیں رہ گئی ہیں۔ پھر چھپنے تک انتظار کرنا پڑے گا۔ یا افسانہ جان کر طلب نہ کریں۔ وہ کتابیں یہ ہیں (۱) مرزائی (۲) قول سدید (۳) بخاری شریف (۴) حضرت مولوی نور الدین صاحب کے قرآنی نوٹ۔ پتہ:۔ چاندنی چوک دہلی۔ کٹڑہ اللہ دیا۔ مکان حسنات احمد

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

ذیل میں اُن اصحاب کے اسماء گرامی درج کئے جاتے ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہوچکا ہے۔ یا ۲۰ر جولائی ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو بالعموم بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرمادیں۔ جو دوست ۳۰ر جون ۱۹۴۲ء تک اپنا چندہ ارسال فرمائیں گے۔ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن اصحاب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوگا۔ ہم انکی خدمت میں یکم جولائی ۱۹۴۲ء کو وی۔ پی ارسال کردیں گے۔ امید ہے احباب جلد سے جلد چندہ ادا فرمانے کی کوشش کریں گے۔

خاکسار منیجر "الفضل"

۱۲۱۰۲ - ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۲۰۴ - بابو قاسم الدین صاحب
۱۲۲۳۲ جمعدار مرزا محمد بیگ صاحب
۱۲۲۵۵ - میاں محمد شفیع صاحب
۱۲۲۹۳ - حکیم محمد یوسف صاحب
۱۲۳۰۰ - چوہدری اللہ دتہ صاحب
۱۲۳۰۵ - بابو گلاب خان صاحب
۱۲۳۳۴ - پیر اکبر علی صاحب
۱۲۳۵۴ - میجر ملک محمد حسین صاحب
۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۰ - صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۳۸۶ - میاں عبد العزیز صاحب
۱۲۴۰۴ - ملک خدا بخش صاحب
۱۲۴۶۶ - ڈاکٹر مدار بخش صاحب
۱۲۵۹۰ - محمد الدین صاحب
۱۲۶۰۴ - حمید اللہ صاحب
۱۲۶۲۷ - استانی حمیدہ بیگم صاحبہ
۱۲۶۳۶ - محمد عطاء الرحمٰن صاحب
۱۲۶۸۸ - محمد شفیع صاحب
۱۲۷۰۸ - محمد علی صاحب
۱۲۷۱۶ - عبد الحمید صاحب
۱۲۷۲۱ - محمد الدین صاحب
۱۲۷۴۶ - چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۱۲۷۵۳ - حکیم محمد جمیل صاحب
۱۲۷۵۹ - چوہدری عبد الاحد صاحب
۱۲۷۸۳ - مرزا محمد صادق صاحب
۱۲۸۲۲ - حافظ مبین الحق صاحب
۱۲۸۳۱ - میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۳۴ - عبد الرشید صاحب
۱۲۸۵۰ - شیخ مولا بخش صاحب
۱۲۸۵۴ - بابو برکت اللہ صاحب

۱۳۰۳۱ - مولوی نور محمد صاحب
۱۴۰۶۲ - بابو عبد العزیز صاحب
۱۴۰۹۶ - شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۱۷۹ - محمود اللہ صاحب ناصر
۱۴۲۰۸ - محمد ابراہیم صاحب
۱۴۲۱۷ - چوہدری عزیز الدین صاحب
۱۴۲۲۶ - محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۲۲۸ - ایم عبد الواحد صاحب
۱۴۲۳۲ - بابو محمد احمد جان صاحب
۱۴۲۳۷ - خانصاحب عبد الحمید خانصاحب
۱۴۲۶۵ - مولوی غلام احمد شاہ صاحب
۱۴۲۸۰ - آئی ملک صاحب
۱۴۳۲۵ - مسٹر فیض الحق صاحب
۱۴۳۳۲ - سید عبد الہادی صاحب
۱۴۴۳۶ - مولوی نظام الدین صاحب
۱۴۴۹۱ - چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۱۴۵۲۲ - مسٹر منظور احمد صاحب
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی صاحب
۱۴۵۳۳ - محمد حسین صاحب
۱۴۵۳۹ - شیخ مولا بخش صاحب
۱۴۵۴۱ - عبد الکریم صاحب
۱۴۵۸۲ - میاں غلام سرور صاحب
۱۴۵۸۳ - برکت علی صاحب
۱۴۵۸۴ - ملک علی محمد صاحب
۱۴۵۸۷ - قریشی مختار احمد صاحب
۱۴۵۹۷ - ایس - ایم - زکریا صاحب
۱۴۶۷۷ - ملک غلام محمد صاحب
۱۴۶۸۳ - ملک عبد الرحمٰن صاحب
۱۴۶۸۸ - جی - یوحنونی صاحب
۱۴۶۹۸ - چوہدری فضل الٰہی صاحب
۱۴۷۰۰ - محمد سعید صاحب

۱۴۷۰۵ - عزیز احمد صاحب
۱۴۷۰۸ - بابو محمد الطاف صاحب
۱۴۷۳۴ - چوہدری خوشی محمد صاحب
۱۴۷۵۰ - شیخ فضل کریم صاحب
۱۴۷۵۵ - منصور احمد صاحب
۱۴۷۶۴ - غلام رسول صاحب
۱۴۷۷۵ - عبد الکریم صاحب
۱۴۷۸۳ - غلام مولا خادم صاحب
۱۴۷۸۶ - حافظ نور الٰہی صاحب
۱۴۷۸۹ - حسین محمد صاحب
۱۴۸۰۰ - منشی محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۸۰۷ - بابو خواص خانصاحب
۱۴۸۱۱ - ڈاکٹر عطا محمد صاحب
۱۴۸۳۱ - شیخ خادم حسین صاحب
۱۴۸۳۴ - مستری غلام رسول صاحب
۱۴۸۴۴ - محمد ضیاء اللہ صاحب
۱۴۸۵۲ - چوہدری عبد اللہ خانصاحب
۱۴۸۵۳ - فرینڈ اینڈ کو
۱۴۸۷۶ - عبد الحمید صاحب
۱۴۸۹۳ - ملک ہدایت اللہ صاحب
۱۴۹۰۳ - سید سعید احمد صاحب
۱۴۹۱۹ - شیخ عبد الغنی صاحب
۱۴۹۲۷ - حوالدار سوندھا خانصاحب
۱۴۹۸۷ - محمد احمد صاحب
۱۴۹۸۸ - شیخ غلام علی صاحب
۱۵۰۲۹ - محمد شفیع صاحب
۱۵۰۳۵ - بسمل صاحب
۱۵۰۶۴ - ایچ اے قریشی صاحب
۱۵۱۲۱ - ایم عیسےٰ صاحب
۱۵۱۴۵ - عبد الحمید صاحب
۱۵۱۵۰ - غلام رسول صاحب
۱۵۱۶۹ - خواجہ صدیق احمد صاحب
۱۵۱۷۸ - شیخ محمد اسماعیل صاحب

(باقی دارد)

خطبہ نمبر کے خریدار نوٹ فرمالیں!

ذیل میں ان اصحاب کے اسماء گرامی درج ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہوچکا ہے۔ یا ۲۰ر جولائی ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ تمام اصحاب سے گذارش ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنا چندہ ارسال فرمادیں۔ جن اصحاب کی طرف سے ۳۰ر جون ۱۹۴۲ء تک چندہ وصول نہ ہوگا۔ ان کی خدمت میں جولائی ۱۹۴۲ء کے پہلے ہفتہ میں شائع ہونے والا خطبہ نمبر وی۔ پی ہوگا۔

منیجر

۱۴۹ - ایس - ایس جیلانی صاحب
۲۱۱ - اہل پردہ کلاں صاحب
سردار کوڑا صاحب
۴۱۸ - حشمت علی صاحب
۶۲۱ - عبد الرحمٰن صاحب
۶۳۷ - عبد المجید صاحب
۶۶۳ - مستری محمد حسین صاحب
۸۱۸ - چوہدری عبد الغنی صاحب
۹۱۲ - " نبی احمد صاحب
۹۱۹ - " بشارت علی خانصاحب
۹۴۱ - خان نور احمد خانصاحب ۳۰ر جون ۴۲ء
۹۴۳ - ملک فضل حسین صاحب ۳۰ر جون ۴۲ء
۹۴۷ - شیخ شیر علی صاحب
۸ر جولائی ۴۲ء
۱۰۱۴ - فیض کریم صاحب ۲۰ر جولائی ۴۲ء
۱۰۹۹ - عطاء الرحمٰن صاحب ۳۱ر مئی ۴۲ء
۱۱۳۰ - شمیم احمد صاحب جون ۴۲ء
۱۱۳۱ - سردار محمد صاحب " "
۱۱۳۲ - محمد ایوب صاحب
۱۰ر جون ۴۲ء
۱۱۳۵ - ڈاکٹر ایس - اے جونی
۱۰ر جون ۴۲ء
۱۱۳۶ - میاں سید امیر صاحب
۱۲ر جون ۴۲ء
۱۱۳۷ - ملک خدا بخش صاحب
۱۷ر جون ۴۲ء
۱۱۳۸ - سیدہ سعیدہ بیگم صاحبہ
۲۵ر جون ۴۲ء
۱۱۳۹ - چوہدری غلام نبی صاحب ۱۵ر جون ۴۲ء
۱۱۴۱ - شیخ عطاء اللہ صاحب ۱۸ر جون
۱۱۴۲ - چوہدری شاہ محمد صاحب ۲۱ر جون
۱۱۴۳ - " عصمت اللہ صاحب ۲۳ر جون
۱۱۴۴ - عبد المنان صاحب ۲۴ر جون
۱۱۴۵ - چوہدری عبد القادر صاحب ۲۴ر جون

۱۱۴۹ - محمد فضل کریم صاحب
۳۰ر جون
۱۱۵۱ - بخانہ نبی بخش صاحب
۳۰ر جون
۱۱۵۳ - چوہدری غلام احمد صاحب
۳۰ر جون
۱۱۵۷ - غلام رسول صاحب ۳۰ر جون
۱۱۵۸ - مرزا رحمت اللہ صاحب
۱۰ر جولائی ۴۲ء
۱۱۵۹ - بہاؤ الحق صاحب
۱۰ر جولائی ۴۲ء
۱۱۶۰ - چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۵ر جولائی ۴۲ء
۱۱۶۴ - عبد الرحیم خانصاحب
۱۷ر جولائی ۴۲ء
۱۱۶۸ - چوہدری مبارک احمد صاحب
۲۱ر جولائی ۴۲ء
۱۱۶۹ - چوہدری حاکم علی صاحب
۲۱ر جولائی ۴۲ء
۱۱۷۸ - مسٹر سعد اللہ خانصاحب
۱۹ر جولائی ۱۹۴۲ء
۱۱۹۴ - عبد العزیز صاحب
۳۱ مارچ ۴۲ء
۱۲۰۷ - عبد الرحمٰن خانصاحب
۲۵ر جون ۴۲ء
۱۲۱۸ - میاں محمد عمر صاحب
۲۵ر جون ۴۲ء

۱۲۳۴ - منیر احمد صاحب ۲۸ر اپریل ۴۲ء
۱۲۶۲ - میر رفیق علی صاحب
۱۲ر جون ۴۲ء
۱۳۱۴ - شاہ سوار صاحب
۳۰ر جون ۴۲ء
۱۳۲۸ - مستری عمر الدین صاحب
۳۰ر جون ۴۲ء
۱۳۳۱ - مظفر الدین صاحب ۳۰ر جون ۴۲ء
۱۳۳۲ - منشی رحمت خانصاحب " "
۱۳۳۶ - رحیم بخش صاحب " "
۱۳۳۷ - شیخ عبد الرسول صاحب " "
۱۳۴۲ - بیگم سید اعجاز احمد صاحب
۳۰ر جون ۴۲ء
۱۳۵۴ - عبد الرحمٰن صاحب ۲ر جولائی ۴۲ء
۱۳۷۰ - مولوی عبد العلیم صاحب
۳۰ر جون ۴۲ء
۱۴۴۲ - اے - ایچ بٹ صاحب ۱۰ر جولائی ۴۲ء
۱۴۴۳ - شیخ غلام فرید صاحب " "
۱۴۵۳ - عبد الواحد خانصاحب " "
۱۴۹۵ - چوہدری ہدایت اللہ صاحب
۵ر مئی ۴۲ء
۱۵۲۵ - ڈاکٹر عبد الغنی صاحب
۱۶ر مئی ۴۲ء
۱۵۲۷ - محمد رضی نقوی
۲۰ر مئی ۴۲ء
۱۵۳۹ - میاں برکت اللہ صاحب
۲۴ر مئی ۴۲ء

مکمل وید، حکیم، ڈاکٹر بننے کیلئے
گھر بیٹھے آیورویدک - یونانی حکمت، ہومیوپیتھک - وغیرہ کے آسان شرائط پر امتحان دیکر سندات و ڈپلومے حاصل کرنے کے قواعد مفت طلب کریں
منیجر اولڈ لنڈن میڈیکل کالج انبالہ شہر
Ambala City

بار ہا گفتہ ایم و بارِ دگر مے گوئیم

ہم متواتر احباب کی خدمت میں عرض کر رہے ہیں۔ کہ یکم جون کو وی۔پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اور کہ انہیں وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ امید ہے احباب ہماری اس استدعا کو فراموش نہ فرمائیں گے اور کاغذ کی گرانی اور نایابی کی وجہ سے پیدا شدہ مشکلات کا احساس فرماتے ہوئے ہر ممکن تعاون فرمائیں گے

جو احباب وی۔پی رکوا کر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرما چکے ہیں۔ وہ بھی براہ کرم حسب وعدہ جلد بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرمائیں۔

خاکسار مینیجر "الفضل"

اعلان نکاح

۲ جون بعد نماز مغرب میرے برادر نسبتی منشی عزیز احمد صاحب کلرک دفتر محاسب قادیان کا نکاح مسماۃ رضیہ بیگم صاحبہ بنت ماسٹر محمد اسماعیل صاحب محلہ دارالشکر قادیان کے ساتھ بعوض مبلغ تین صد روپیہ مہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس نکاح کو فریقین کے لئے موجب خیر و برکت بنائے۔ آمین

خاکسار ماسٹر محمد مولاداد ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

ضرورت ہے

ایک ہوشیار مستری۔ لیسے خرادیوں۔ فٹروں اور لوہارا اور ٹین کا کام جاننے والوں کی۔ جو کہ اپنے کام میں ماہر ہوں۔ قادیان میں رہائش پسند کرنے والوں کے لئے نادر موقعہ ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ تمام درخواستیں بمعہ نقول سندات

معرفت مینیجر "الفضل" قادیان دارالامان ارسال ہوں

چو بینی کہ نابینا و چاہ است
اگر خاموش بنشینی گناہ است

بعض احباب اس وقت مجھ سے نقرئی شنگرف کشتہ سنکھیا کشتہ شنگرف۔ زد جام عشق ایسی تیز اور گرم ادویہ طلب کر رہے ہیں جو بالعموم موسم سرما میں استعمال کی جاتی ہیں ان ایسے دوستوں کو یہ ادویہ موجود ہونے کے باوجود ارسال نہیں کرتا تا وہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے نقصان نہ اٹھائیں۔ ایسی چیزیں ۱۵ ستمبر کے بعد استعمال کرنی چاہئیں۔ احباب اس ضروری امر کو پیش نظر رکھیں۔ طبیب عجائب گھر قادیان

آپکو لڑکے کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کا منافع نسخہ مجرب ہے جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہوں ان کو حمل کے پہلے مہینہ سے فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ۵ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا۔ کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جنکا نام حمل کی دلنسواں ہے دی جائیں تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

اٹھرا ایک عذاب الٰہی ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا اور مرتے جانا ایک عذاب ہے اس عذاب کا دکھ وہ ماں ہی جانتی ہے جو نو ماہ کی تکالیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی کہ اسکا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ اس عذاب سے بچنے کا روحانی علاج دعا اور جسمانی علاج حب دلنسواں ہے جو لوگ بڑے یقین سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچا چکا ہے حمل ٹھہرتے ہی اسکا استعمال ضروری ہے عمل اور دوا ملا کر ایک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے آج ہی خرید لیں تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

شفاکن ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو اب ملتی ہی نہیں اور ملتی ہے تو چند روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہوتا ہے۔ جگر کو نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شفاکن استعمال کریں قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

شفاکن دنیا بھر میں مشہور ہو چکی ہے

شفاکن ملیریا کا کامیاب علاج ہے شفاکن سے بغیر تکلیف کے بخار اترتا ہے۔ شفاکن پنجاب کے علاوہ سندھ بنگال۔ بہار۔ یو۔پی۔ بمبئی۔ مدراس اور ہندوستان کے باہر بھی جا رہی ہے۔ ابھی ہم کو افریقہ سے چھ درجن شیشیوں کا آرڈر آیا ہے۔ ملیریا آرہا ہے آج ہی ایک شیشی خرید لیں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۴ر جون۔ سبسٹاپول کے بحری اڈہ پر جرمنوں کا حملہ جاری ہے۔ روسی فوجوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایک قدم پیچھے نہ ہٹیں۔ تین روز سے برابر جرمن بیرونی روسی مورچوں پر حملے بول رہے ہیں۔ مگر انپر قابض نہیں ہو سکے ہزاروں جرمن مر چکے ہیں۔ اسوقت سبسٹاپول کی خندقوں میں دست بدست جنگ ہو رہی ہے۔ جرمنوں نے یہاں بیشمار سامان اور فوج جمع کر دی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جرمن فوجیں بحیرۂ ازوف کے مشرق میں بحیرۂ اسود کے ساحل پر اتر پڑی ہیں۔ رومانیہ کی ایک بندرگاہ میں جرمن آبدوزوں کا بیڑہ اور دوسرے جہاز جمع کئے جا رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمن بحیرہ اسود سے روسیوں کو خارج کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ کیشیا پر سمندر اور خشکی دونوں طرف سے حملہ کیا جاسکے۔ جرمنوں کا یہ بھی دعوی ہے کہ وہ سبسٹاپول کی ان قلعہ بندیوں میں گھس گئے ہیں جن کی حفاظت بہترین احتیاطی طریقوں سے کی جا رہی تھی۔ بہرحال سبسٹاپول میں تاریخ کی بے مثال لڑائی جاری ہے۔ جرمنوں نے یہ بھی دعوی کیا ہے کہ خارکوف میں جرمن فوجیں دریائے ڈون کو پار کر گئی ہیں۔ مگر اس دعوی کی ابھی تک تصدیق نہیں ہو سکی۔

برلین ۱۴ر جون۔ جرمن گورنمنٹ نے انتباہ کیا ہے کہ ۲۶ر جون کے بعد جو جہاز امریکن پانیوں میں داخل ہوگا۔ اسے تباہ کر دیا جائیگا اور جو جہاز بھی اس علاقہ میں داخل ہوگا۔ اپنی ذمہ داری پر ہوگا۔ اب جنگی سرگرمیوں کے دائرہ میں امریکن ساحل تک توسیع کر دی گئی ہے۔

سٹاک ہالم ۱۵ر جون۔ بحیرہ بالٹک کی جرمن بندرگاہوں سے جرمن فوجوں اور سامان جنگ سے لدے ہوئے بڑے بڑے جہاز دن رات فن لینڈ کی طرف جا رہے ہیں۔ قیاس کیا جا رہا ہے کہ جرمنی کی یہ نقل و حرکت شمال میں ایک نئے فوجی اقدام کا پیش خیمہ ہے۔ ناروے کی طرف جانیکے لئے بھی فوجیں تیار ہیں۔ شاید جرمنوں کو خیال ہے کہ اتحادی شمال کی طرف حملہ نہ کر دیں۔

لنڈن ۱۴ر جون۔ محوریوں نے دعوی کیا ہے کہ انہوں نے لیبیا میں اتحادیوں کے بارہ ہزار افسر اور سپاہیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اسوقت لیبیا میں جنگ طبروق سے بیس میل کے فاصلہ پر ہو رہی ہے۔ لڑائی ایک تکون سے علاقہ میں ہو رہی ہے۔ برطانی فوج کے کچھ دستے بڑی تیزی سے دشمن کی فوج کے پیچھے جا پہنچے۔ اس کے بہت سے سپاہی پکڑ لئے اور گاڑیاں تباہ کر دیں۔ جنرل رومیل طبروق۔ غزالہ اور ڈٹمر کو کاٹنے کی کوشش میں ہے۔

لنڈن ۱۴ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ووسٹ نے مسولینی سے ملاقات کی ہے۔ اور اسکے بعد

بلغاریہ چلے گئے ہیں۔

روم ۱۴ر جون۔ اطالوی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ مسولینی نے ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ اٹلی کے تمام شہریوں کی لام بندی کا حکم دیا ہے۔ اب ہر اطالوی کو جنگی کاموں میں حصہ لینا پڑے گا۔

انقرہ ۱۴ر جون۔ رائٹر کی اطلاع ہے۔ کہ جرمن فوجوں۔ ہوائی جہازوں۔ آبدوزوں کے پرزوں اور دیگر سامان جنگ سے بھری ہوئی دو سو ریل گاڑیاں جن میں سے ہر ایک چالیس چالیس ڈبوں پر مشتمل تھی۔ وسط مئی سے لیکر اب تک یوگوسلاویہ سے بلغاریہ کی سرحد میں داخل ہو چکی ہیں۔ خیال ہے کہ ان فوجوں اور اسلحہ کو سالونیکا بھیجا جا رہا ہے۔ تاکہ وہاں سے لیبیا میں پہنچا دیا جائے۔

چنگکنگ ۱۴ر جون۔ آج کے چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ جاپانی فوجیں ہوائی جہازوں کی بمباری اور توپ خانہ کی گولہ باری کے زیر سایہ کیانگسی کے محاذ پر نانچنگ میں داخل ہو گئی ہیں۔ چینی فوج کی تعداد چونکہ بہت کم تھی۔ اس نے شہر کو خالی کر دیا۔

سٹاک ہالم ۱۴ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے سپیشل ہوائی سکواڈرن اس غرض سے مورمانسک کی طرف بھیجدئے ہیں تا اگر برطانی فوجیں وہاں اتر کر بحیرہ شمالی میں دوسرا محاذ قائم کرنے کی کوشش کریں تو انہیں روکا جاسکے۔

لنڈن ۱۴ر جون۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے چین کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ دن دور نہیں۔ جب برطانیہ اور امریکہ ملکر جاپان پر ٹوٹ پڑینگے اور اس طرح چین کی مدد سے آزادی کامل حاصل کرینگے۔

ڈارون ۱۴ر جون۔ سات ہفتہ کی کامل خاموشی کے بعد ۲۷ جاپانی بمباروں نے کل ڈارون پر سب سے بڑا حملہ کیا۔ مگر طیارہ شکن توپوں کی گولہ باری سے اکثر مجروح ہو کر بھاگ گئے۔ کچھ بم بھی گرائے گئے۔ مگر نقصان قابل ذکر نہیں۔

دہلی ۱۴ر جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت یکم جولائی سے کینٹین کنٹریکٹرز سنڈیکیٹ لمیٹڈ کے تمام کاروبار کو جو ہندوستان میں فوجوں کی خوراک اور دیگر ضروریات کی تکمیل کے لئے جاری تھا۔ اپنے ہاتھ میں لے لیگی۔ اور اس کو "کینٹین سٹورز ڈیپارٹمنٹ" کے نام سے چلایا جائے گا۔

لنڈن ۱۴ر جون۔ موسیو مولوٹوف نے مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن کو اینگلو روسی معاہدہ پر اطمینان کا تار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ۱۹۴۲ء میں یورپ میں دوسرے محاذ کا قائم ہونا یقینی ہے۔ اور اس سے جرمنی کی شکست یقینی ہے۔

دہلی ۱۴ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی اور وائسرائے ہند کے مابین اس امر پر خط و کتابت ہو رہی ہے کہ باربرداری میں دقتیں پیش آجانے کی وجہ سے جن علاقوں میں نمک کی قلت محسوس ہو رہی ہے وہاں عوام کو گاندھی ارون معاہدہ کے مطابق نمک سازی کی اجازت دیدی جائے۔ نیز یہ بھی کہ جن لوگوں سے فوجی اغراض کے ماتحت علاقے خالی کرائے جائیں۔ انہیں معقول معاوضہ دیا جائے۔

لاہور ۱۴ر جون۔ سر سکندر بلدیو سنگھ سمجھوتہ کی شرائط سے پارٹی ممبروں کو آگاہ کرنیکے لئے آج یونینسٹ پارٹی کی میٹنگ ہوئی۔ ۱۱۰ میں سے ۸۰ ممبر موجود تھے۔ سر سکندر حیات خان کو اکالیوں سے سمجھوتہ کے پورے اختیارات دیدئے گئے ہیں۔

شیلانگ ۱۴ر جون۔ سر محمد سعد اللہ سابق وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا کہ آسام اسمبلی کے متعدد ارکان نے مجھے یقین دلایا ہے کہ اگر میں وزارت مرتب کروں تو وہ میرے ساتھ پورا پورا تعاون کرینگے۔ میں اپنے فیصلہ کا اعلان آئندہ دوشنبہ تک کر دونگا۔

احمد آباد ۱۴ر جون۔ گاندھی جی نے اپنے اخبار ہریجن میں لکھا ہے کہ مجھے مسٹر راجگوپال اچاریہ کے ساتھ بدستور اختلافات ہیں۔ اور میں اب بھی اپنی رائے پر قائم ہوں۔ لیکن میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ آئندہ پبلک طور پر ان کے ساتھ اپنے اختلافات کا اظہار نہ کروں گا۔

واردھا ۱۴ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی پنڈت نہرو اور مولانا ابوالکلام آزاد کے مابین کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ اور اب جولائی کے پہلے ہفتہ میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا۔

دہلی ۱۴ر جون۔ رائل انڈین نیوی کے ایک جہاز نے اکیاب کے نزدیک ایک جاپانی مشین گنوں کے اڈے پر گولے برسائے۔ جاپانی طیاروں نے اسپر شدید بمباری کی۔ مگر اس نے بھی شدت کے ساتھ گولہ باری کی۔ اور جہازرانوں نے ہتھیلی پر سر رکھکر دشمن کا مقابلہ کیا۔ اور جہاز بچکر نکل آیا۔

کراچی ۱۴ر جون۔ جب سے حروں کے خلاف کارروائی شروع ہوئی ہے اور مارشل لاء نافذ کیا گیا ہے اسوقت تک دو ہزار حر گرفتار کئے جا چکے ہیں نوابشاہ میونسپلٹی کے صدر سیٹھ تلسی داس کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ تین روز سے حروں نے کوئی نئی فتنہ انگیزی نہیں کی۔

لنڈن ۱۴ر جون۔ مقبوضہ ممالک میں جرمنوں کے خلاف جذبات بڑھ رہے ہیں اور اس قسم کی سرگرمیوں کو دبانے کیلئے خفیہ پولیس نے پراگ اور پیرس میں اپنی سرگرمیوں میں بہت اضافہ کر دیا ہے۔ ننانوے گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ جرمن افسروں پر حملے بھی اب ایک عام بات ہو گئی ہے۔ گذشتہ چھ ہفتوں میں جرمنوں کے خلاف ہزاروں پوسٹر تقسیم کئے جا چکے ہیں۔

چنگکنگ ۱۴ر جون۔ صوبہ چکیانگ میں چینیوں نے جاپانی لائنوں کے پیچھے حملہ کر دیا۔ اور بہت سے اہم شہروں پر قبضہ کر لیا۔ جن میں پوکیانگ اور ینگ وینگ بھی شامل ہیں۔

انقرہ ۱۴ر جون۔ پچھلے کچھ عرصہ میں یونان کے بلغاری مقبوضہ علاقہ میں ۵۰۰ یونانیوں کو گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔

اصلی جہاز مارکہ
سودیشی لٹھا
استعمال کریں
اور اپنے پیسے کی پوری قیمت وصول کریں
باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچیں۔ بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah